مدیر کے نام

احمد علی محمودی ٗ حاصل پور

’شیطانی کارٹون‘ ___ تہذیبی کروسیڈ کا زہریلا ہتھیار‘ (مارچ ۲۰۰۶ء) میں جہاں عیسائیوں اور یہود کے عزائم کھل کر سامنے آئے‘ وہاں اس تحریک کے اوّلین اور فکری رہنما قادیانیوں کو بھی بے نقاب کیا جاتا تو تشنگی رفع ہوجاتی۔ پوری دنیا میں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے میں انگریز کا خود کاشتہ یہ پودا پیش پیش ہے۔ ان کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھنا تحریک اسلامی‘ وقت اور حالات کی اہم ضرورت ہے۔

حمیداللہ ٗ پشاور

’حماس کی کامیابی‘ (مارچ ۲۰۰۶ء) کے مطالعے سے حماس کی دوٹوک پالیسی سامنے آئی: جب تک اسرائیل القدس خالی نہیں کرے گا‘ ۱۹۶۷ء کی جنگ سے پہلے والی پوزیشن پر واپس نہیں چلا جائے گا‘ فلسطینیوں کا قتلِ عام بند نہیں کرے گا‘ اور تمام قیدیوں کو آزاد نہیں کرے گا‘ اس وقت تک اسرائیل کو تسلیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حماس کے اس ایمان افروز اعلان میں ’روشن خیالوں‘، ’اعتدال پسندوں‘ اور ’جمہوریت پسندوں‘ کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ مشروط امریکی امداد کو لات مار کر جس بے نیازی کا مظاہرہ کیا گیا اس نے تو گویا علامہ اقبالؒ کے اس شعر کا مفہوم سمجھا دیا ؎

مرے حلقۂ سخن میں ابھی زیرِ تربیت ہیں
وہ گدا کہ جانتے ہیں رہ و رسمِ کجکلاہی

نورالہدیٰ نور ٗ چترال

اشارات ’کشمیر خطرناک سیاسی زلزلوں کی زد میں‘ (جنوری ۲۰۰۶ء) میں نہایت عرق ریزی سے کشمیر کاز کے خلاف عالمی سازش سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ کاش! ہمارے حکمرانوں میں بصیرت اور بصارت ہوتی۔

کرم اللہ منگریہ ٗ ڈیرہ مراد جمالی

’عصر حاضر میں اسلامی معاشرے کی تشکیل‘ (جنوری ۲۰۰۶ء) اچھی کاوش ہے اور عصر حاضر میں اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے عملی رہنمائی دی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مضمون میں جن نکات کی طرف اختصار کے پیشِ نظر محض اشارہ کیا گیا ہے‘ ان پر الگ مضامین بھی شائع کیے جائیں۔

محمد اقبال ہاشمی ‘ڈیرہ غازی خان

’اخوان المسلمون کی شان دار کامیابی‘ (جنوری ۲۰۰۶ء) پڑھا۔ اس فکرانگیز مضمون میں یہ نکتہ بڑا غورطلب ہے کہ مغربی دنیا کی کوشش ہوگی کہ اسلامی تحریکوں کو سسٹم میں جذب کر کے اُن کی نظریاتی جہت کو دھندلا دیا جائے اور انھیں اسلامی تحریکوں کے عظیم مقام سے ہٹا کر صرف سیاسی جماعت بنا کر کھڑا کر دے۔ جو کام اسلامی تحریکیں کرسکتی ہیں وہ سیاسی جماعتوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ سیاسی جماعتیں نظام میں اصلاح کرسکتی ہیں مگر اُسے بدل نہیں سکتیں۔ مسلم دنیا کو انقلاب کی ضرورت ہے اور انقلاب صرف تحریکیں لاسکتی ہیں۔

امریکی جیل سے ایک خط

آج کل تو بش صاحب ایسے ایسے احکام جاری کر رہے ہیں کہ امریکی بھی حیران ہو کر سوچتے ہیں کہ یہ شخص امریکا کا ہی صدر ہے یا کسی دوسری دنیا کی مخلوق ہے! ایک خبر کے مطابق ورماؤنٹ کے سینیٹر نے ٹی وی پر آ کر احتجاج کیا ہے کہ پچھلے سال ورماؤنٹ کے ۲۰ بوڑھے لوگوں نے عراق جنگ کے خلاف مظاہرہ کیا تھا‘ پینٹاگون اور سی آئی اے نے اُن ۲۰ امریکی بوڑھوں کے خلاف تفتیش کی تھی اور اُن کی فائلیں بنائی گئی تھیں۔ اُن میں سے ۱۲ بوڑھے افراد ایسے ہیں جو ویت نام کی جنگ لڑ چکے ہیں اور اُن کی پانچویں اور چھٹی نسل امریکا میں پیدا ہوئی ہے۔ بش صاحب تو اب امریکیوں پر بھی اعتبار نہیں کر رہے۔ یہ مت ماری جانے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔